جہادِ پاکستان اور دُنیائے اسلام

(خلیل حامدی)

بھارت و پاکستان کی جنگ سے جہاں یہ حقیقت عیاں ہوگئی ہے کہ اسلام لامتناہی روحانی اور اخلاقی طاقت رکھتا ہے، وہاں یہ ثبوت بھی عملی طور پر فراہم ہوگیا ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا رشتہ ہے جس نے لسانی اختلافات اور جغرافیائی حدبندیوں کے باوجود مشرق و مغرب کے مسلمانوں کو باہم پیوستہ کر رکھا ہے، اور نسل و وطن کی رنگا رنگی کے علی الرغم آج بھی اُن پر ایک ہی رنگ غالب ہے اور وہ ہے اسلامی عقیدے کا رنگ۔ اِدھر بھارت کی درندگی و وحشیت نے پاکستان کو للکارا اور اُدھر ملتِ اسلامی کا ہر فرد سراپا اضطراب، ہمہ تن احتجاج و مذمت اور مجسّم دعا و التجا بن گیا۔ پاکستان نے برہمنی سامراج اور ہندوازم کی جارحیت کے جواب میں نعرۂ جہاد بلند کیا۔ اس نعرے کی صدائے بازگشت نہ صرف پاکستان کے بام و در سے اٹھی بلکہ انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک اور ترکی سے لے کر سوڈان تک اس کی گونج بلند ہوئی۔ جہاد کا یہ نعرہ ایسا شعلہ ساماں، ولولہ افزا اور خمار بداماں نکلا کہ جہاں جہاں پہنچا لبیک و سعدیک کی آوازیں آنے لگیں، اور جہاں جہاں رشتۂ اسلام سے وابستگان موجود تھے وہ سکون ناآشنا موج میں تبدیل ہوگئے۔ یہ رشتہ جتنا گہرا تھا ارتعاش اتنا ہی فراواں تھا۔

ہمارے پاس اخبارات و مجلات کے ذریعہ سے، نیوز ایجنسیوں کی وساطت سے شخصی مراسلات کی بدولت جہادِ پاکستان کے ردِّ عمل کی جو معلومات بہم پہنچی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے مسلم عوام نے پاکستان و بھارت کی جنگ کو کفر و اسلام کی جنگ، توحید و بُت پرستی کی آویزش اور صنم تراش و صنم شکن کی پیکار قرار دیا ہے۔ پاکستان کو سب سے بڑا اسلامی ملک ہونے کی حیثیت

سے اپنا حقیقی بھائی اور اپنے جسم کا ایک حصہ سمجھا ہے۔ پاکستان پر حملے کو اپنے اوپر حملہ محسوس کیا ہے اور بھارت کی مذموم جارحیت کو ملتِ اسلامیہ کے خلاف چیلنج گردانا ہے۔ اس باب میں مسلم دنیا کی اسلامی تنظیموں، دینی رہنماؤں اور اسلام پسند عناصر کا زریں کردار خاص مطالعہ کا مستحق ہے۔ انہوں نے عوام میں یہ جوش پیدا کیا کہ وہ جہادِ پاکستان کی تائید کریں اور اس معرکۂ خیر و شر میں وہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کے تحفظ کے لیے اُٹھ کھڑے ہوں۔

جہادِ پاکستان کی حمایت اور بھارتی جارحیت کی مذمت کے لیے دنیا کے مسلمان عوام نے اور اسلامی جماعتوں نے قانون و اخلاق کی حدود میں رہ کر ہر وہ طریقہ استعمال کیا ہے جو عالمی طاقتوں کو اس بات سے آگاہ کرنے کے لیے کیا جا سکتا تھا کہ فرزندانِ اسلام کی ہمدردیاں پاکستان کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ پاکستان کے حق میں مظاہرے کیے گئے ہیں، احتجاجی جلسے اور جلوسوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ پبلک اجتماعات میں پاکستان کی حمایت میں قرار دادیں پاس کی گئی ہیں، نمائندہ وفدوں نے پاکستان کے سفارت خانوں میں جا کر اپنی حمایت و تائید کی یقین دہانی کی ہے، حکومتِ پاکستان کو تعاون کی پیش کش اور بھارت کو ملامت کے تار بھیجے ہیں، دارالافتاؤں نے جہادِ پاکستان و کشمیر کے حق میں فتوے جاری کیے ہیں، اہلِ صحافت و ادب نے تا بحدِ امکان اِس جہاد میں حصہ لیا ہے، اربابِ علم و دانش نے سیاسی و فکری پہلو سے جہاد کی اہمیت و ضرورت کو واضح کیا ہے۔ جماعتوں اور شخصیتوں نے اپنی حکومتوں پر دباؤ ڈالا ہے کہ وہ پاکستان سے تعاون کریں، حکومتوں اور عوام کے نمائندہ اداروں اور کانفرنسوں سے تائید و حمایت کا مطالبہ کیا ہے، رضاکاروں کی پیش کش کی ہے، مالی امداد کے لیے ہاتھ بڑھایا ہے۔ گرم آنسوؤں اور سرد آہوں کے ساتھ مقدس مقامات پر بارگاہِ خداوندی سے پاکستان کی فتح کی دعائیں کی ہیں۔

انڈونیشیا کی حکومت اور عوام نے تو اسلامی اخوت اور انسان دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔ ایران اور ترکی نے بھی سرکاری سطح اور عوامی پیمانے پر قابلِ قدر بھائی، دوست اور حلیف کا مثالی نمونہ پیش کیا ہے۔ اُردن کی حمایت پر پاکستان کا ہر شہری سراپا سپاس ہے۔ سعودی عرب

کا تعاون ہمارے لیے اخلاقی اور مادّی دونوں حیثیتوں سے حوصلہ افزائی کا پیغام لے کر آیا ہے۔
ہم اس جائزے میں صرف مسلم عوام اور اسلامی تنظیموں کی کارکردگی پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس لیے کہ قوت و طاقت، اخوت و مواسات اور تعاون و مدافعت کا اصل منبع عوام ہی ہیں۔ حکومتوں کی مصلحتیں تغیر پذیر ہوتی ہیں مگر یہ منبع ناقابلِ تغیر ہے۔ حکومتیں خارجی حالات سے متاثر ہوسکتی ہیں مگر عامۂ مسلمین کے جذباتِ ربط و تعاون کے ریشے ایک ایسی اندرونی اساس میں پیوست ہیں جس میں ۱۴ سو سال کے طویل عرصہ میں بھی کوئی تبدیلی و تزلزل پیدا نہیں ہوسکا۔
اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ۔

اس جائزے کے آغاز سے پہلے ایک اور اہم حقیقت کی طرف اشارہ کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ہندوستان نے پچھلے کئی برس سے، بلکہ تقسیم کے فوراً بعد سے عرب ممالک کے اندر اپنے پروپگنڈے کا وسیع جال پھیلائے رکھا ہے۔ اور ہم یہ اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ پروپگنڈہ اپنے تنوع اور ہمہ گیریت کے لحاظ سے بظاہر بڑا اثر انگیز اور خطیر تھا۔ ہندوستان نے بڑے بڑے ہندو فلسفیوں، شاعروں، ادیبوں اور سیاسی لیڈروں کے افکار و نظریات وسیع پیمانے پر عربی زبان میں منتقل کیے۔ اپنے اکابر کی زندگیوں پر تصنیفوں کے انبار لگا دیے۔ بعض عربی اخبارات کی در پردہ خدمات حاصل کیں جنہوں نے ہندوستان کے پروپگنڈے کو فروغ دینے کے ساتھ پاکستان کا چہرہ مسخ کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ سفارتی سطح سے الگ ایک مستقل پروپگنڈا مشینری کا انتظام قائم کیا جس میں تجربہ کار اہلِ قلم اور عربی دان سکالروں کو بھاری معاوضے دے کر مختلف میدانوں میں ہندوستان کی برتری کا سکّہ جمانے کی خدمت پر مامور کیا۔ اس معاملے میں اسرائیل کی خفیہ مشینری نے بھی ہندوستانی حربوں کو فروغ دینے میں پورا تعاون کیا ہے۔

اِن تمام پروپگنڈہ سرگرمیوں کے نتیجے میں یہ حالت ہوگئی تھی کہ کوئی مکتبہ ایسا نہ تھا جس میں بھارتی لٹریچر کے ڈھیر نہ پڑے ہوں۔ اِس طوفانِ کذب و افتراء سے بلا شبہ عربوں کے بعض حلقے غبار آلود ہوگئے تھے۔ مگر اسلام پسند عنصر ایسا سخت جان نکلا کہ یہ تمام طوفان خیزیاں اُس کے

ایمان کو متزلزل نہ کر سکیں۔ پاکستان سے پہلے ہی روز اُن کو جو وابستگی پیدا ہو گئی تھی وہ بُرے سے بُرے حالات میں بھی علیٰ حالہٖ قائم رہی۔ ۱۹۴۹ء کی بات ہے کہ شام کی اخوانی تنظیم کے رہنما ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی مرحوم نے پاکستان کے وزیرِ اعظم لیاقت علی خاں مرحوم سے کہا تھا کہ پاکستان ہمارے دلوں پر بنا ہے، اس کا تحفظ ہمارے ضمیر و ایمان کا تقاضا ہے۔ مرحوم لیاقت علی خان نے یہ سُن کر کہا تھا کہ آپ لوگوں کی موجودگی میں ہمیں سفارتی نمائندے بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ جذبہ اب بھی موجود ہے۔ ہندوستان کا پروپگنڈہ اس کو محو کرنے میں کسی پہلو سے کامیاب نہیں ہُوا، بلکہ اب پاکستان کے نعرۂ جہاد نے اسے اور دو آتشہ کر دیا ہے۔ یہ اسی جذبے کے کرشمے ہیں کہ حکومتوں کے موقف کی طرف دیکھے بغیر مسلم عوام نے پاکستان کے حق میں آواز بلند کی ہے۔ اور آئندہ بھی اُن سے یہی توقع رکھنی چاہیے۔ البتہ اب یہ ہمارا اپنا فرض ہے کہ ہم ایسے پائیدار عناصر سے مربوط رہیں۔ خدا نے چاہا تو یہی عناصر حکومتوں کی پالیسیوں کو بھی ہمارے حق میں ہموار رکھنے اور ہموار کرنے کے لیے بلا مزد خدمت سرانجام دیتا رہے گا۔

ایک اور امر کی جانب توجہ دلانا ضروری ہے۔ پاکستان کے حق میں جن ممالک کی آوازیں ہم تک پہنچی ہیں وہ زیادہ تر مشرقِ اوسط اور شمالی افریقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مشرقی افریقہ اور مغربی اور سنٹرل افریقہ کے اکثر ممالک سے حمایت و تائید کی آواز اگر اٹھی ہے تو وہ ہم تک نہیں پہنچ سکی۔ ان حصوں میں ایسے نوآزاد ممالک کی کثیر تعداد ہے جہاں کی اکثریت مسلمان ہے اور حکومت بھی مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے جیسے مشرقی افریقہ میں صومالی لینڈ، زنجبار وغیرہ۔ اور مغربی افریقہ میں سنی گال، مالی، گینیا، گامبیا وغیرہ۔ یا ایسے ممالک جن کی مسلم آبادی پچاس فیصد یا اس سے زائد ہے اور گو حکومت غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہے مگر مسلم آبادی کے اثرات گہرے ہیں جیسے مشرقی افریقہ میں ٹانگانیکا اور مغربی اور وسطی افریقہ میں گیبون، کیمرون، داہومی، چاڈ، اپر وولٹا، اور دوسری متعدد افریقی ریاستیں جو حال ہی میں آزاد ہوئی ہیں یا آزادی کے دروازے پر ہیں۔ مغربی افریقہ میں سے صرف نائیجیریا اور سنی گال کی حمایت کا حال ہمیں معلوم ہے۔ جمہوریہ سنی گال کے سفیر نے جدہ میں کہا ہے کہ بھارت نے پاکستان

پر جو حملہ کیا ہے ہم اُسے سنی گال پر حملہ تصوّر کرتے ہیں۔ اسی طرح نائیجیریا کی حکومت اور عوام کی طرف سے بھی بڑے جوش و خروش کے ساتھ پاکستان کی حمایت کی گئی ہے۔ لیکن ضرورت ہے کہ افریقہ کی تمام مُسلم آبادیوں سے رابطہ قائم کیا جائے۔ ان آبادیوں میں لاتعداد ایسی اسلامی تنظیمیں اور مذہبی شخصیتیں موجود ہیں جو پاکستان کے حق میں بڑے پاکیزہ اور مخلصانہ جذبات رکھتی ہیں۔ اور جو اسی پیمانے پر بھارتی سامراج کے ناپاک عزائم سے عوام کو آگاہ کر سکتی ہیں اور امید ہے کہ کر رہی ہونگی جس پیمانے پر مشرق اوسط اور انڈونیشیا کی عوامی تنظیموں نے بھارت کا پول کھولا ہے۔ مغربی افریقہ میں شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم احمد و بیلو کی شخصیت مُسلم حلقوں میں بے پناہ اثر و نفوذ رکھتی ہے۔ موصوف میدانِ سیاست میں جتنے صاف گو اور نڈر ہیں مذہب کے معاملے میں بھی اتنے ہی بے لوث اور جذبہ آگیں ہیں۔ پاکستان کے لیے اپنے دل میں محبت و خیر سگالی کے اچھے جذبات رکھتے ہیں۔ اسی طرح سنی گال کے شیخ الاسلام ابراہیم انیاس مغربی افریقہ کے عوام میں غیر معمولی مقبولیت کے مالک ہیں۔ ان ریاستوں میں ان کے لاکھوں سے متجاوز پیرو پائے جاتے ہیں۔ افریقہ کی لادین، بُت پرست اور عیسائی آبادیوں میں انہوں نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا غلغلہ بلند کر رکھا ہے۔ احمد و بیلو اور ابراہیم انیاس ایسی شخصیتوں کے ذریعہ سرکاری اور عوامی میدان میں بھارت کی درندگی کو بے نقاب کیا جا سکتا ہے۔

بھارت نے جارحانہ کارروائیوں کے بعد دنیا کو دھوکا دینے کے لیے اپنے لیڈروں کو بیرونی ممالک کے دَورے پر بھیج رکھا ہے۔ بھارت کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی لیکن مثل مشہور ہے کہ دشمن کو حقیر نہ جانو۔ اس لیے ہمیں ان دوروں کا پُورا نوٹس لینا چاہیے۔ بھارت کے صدر رادھاکرشنن نے حال ہی میں حبشہ کا دورہ کیا ہے۔ وہ اس دورہ کے ذریعہ حبشہ کے حکمران ہیلا سلاسی کو افریقی ممالک میں اپنی سامراجی پالیسیوں کا زہر پھیلانے کے لیے آلۂ کار بنانا چاہتے ہیں۔ اس غرض کے لیے بھارت ہیلا سلاسی کے علاوہ اسرائیل کی خدمات بھی حاصل کر رہا ہے۔ اسرائیل اور بھارت میں خفیہ طور پر نہایت درجہ مستحکم تعلقات استوار ہو چکے ہیں۔ دوسری

جانب افریقہ کے متعدد ممالک میں اسرائیل نے اقتصادی اور ثقافتی میدانوں میں اپنا جال پھیلانے کی کوششیں شروع کر رکھی ہیں۔ ہیلا سلاسی کے اسرائیل سے دوستانہ تعلقات ہیں۔ اس لیے یہ امکان ہے کہ بھارت ہیلا سلاسی پر اسرائیل کا دباؤ ڈال کر بعض افریقی ریاستوں کو اپنا ہمنوا کرنا چاہتا ہو۔ اور آئندہ الجزائر میں منعقد ہونے والی افریشیائی کانفرنس میں اپنی جارحیت کی جوابدہی سے بچ نکلنا چاہتا ہو۔ اگرچہ ہمیں امید ہے کہ اس کانفرنس میں اول تو بھارت شرکت کرنے کی جرأت نہیں کرے گا اور بلطائف الحیل کنارہ کشی اختیار کرے گا، اور اگر شریک ہو بھی گیا تو ذلیل ہو کر نکلے گا۔ لیکن ہمیں اپنی جگہ اُس کی ان تمام سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے متنبہ رہنا چاہیے جو وہ خاص طور پر افریقی ممالک میں جاری رکھے ہوئے ہے۔

ان ابتدائی گذارشات کے بعد ہم عالمِ اسلام میں جہادِ پاکستان کے ردِّ عمل کا جائزہ لیتے ہیں۔ ہمارے پیشِ نظر دنیائے اسلام کے پورے ردِّ عمل کا احاطہ کرنا نہیں ہے بلکہ صرف عوامی سطح پر جو کچھ ہوا ہے اس پر ایک طائرانہ نگاہ مدّعائے تحریر ہے۔

جہادِ پاکستان کی حمایت میں جس مسلمان ملک نے پیش قدمی کا سہرا حاصل کیا ہے وہ انڈونیشیا ہے۔ انڈونیشیا کی حکومت کے ہم تہ دل سے سپاس گزار ہیں کہ اُس نے ہماری حمایت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ انڈونیشیا کے عوام نے بھی تعاون و اخوت کی تاریخ میں سُنہری باب کا اضافہ کیا ہے۔ انڈونیشیا کی تمام عوامی تنظیموں اور سماجی اور اقتصادی اداروں نے پاکستان کی قولی اور عملی حمایت کی ہے۔ انڈونیشیا کی فضائی سروس کے کارکنوں کی ایسوسی ایشن نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملے کے پیشِ نظر انڈونیشیا کی سرزمین پر بھارتی فضائی سروس کے طیاروں کے اترنے کا حق ضبط کر لے۔ جکارتہ کے معروف و مقبول اخبار "ہربان راجکاٹ" نے لکھا کہ بھارت نے پاکستان پر حملہ کر کے افریشیائی ممالک میں اپنی پوزیشن خراب کر لی ہے۔ اور اب وہ اُس برادری میں تنہا رہ گیا ہے۔ اخبار "سلوانڈونیشیا" نے لکھا کہ بھارت کی جارحانہ کارروائی نے ایشیا کے عوام کی آنکھیں کھول دی ہیں "سوکوگورو ریوولیوشن" نے

اپنے اداریہ میں افریشیائی ممالک سے اپیل کی کہ وہ دوسری افریشیائی کانفرنس کو کامیاب بنانے اور بھارتی سامراجیت کو شکست دینے کے لیے اپنے اتحاد کو مضبوط بنائیں نیشنل سٹوڈنٹس مومنٹ نے انڈونیشی حکومت سے کہا کہ دوسری افریشیائی کانفرنس میں بھارت کو شریک نہ ہونے دیا جائے۔ یونیورسٹی سٹوڈنٹس فیڈریشن نے بھی اپیل کی کہ بھارتی سامراج کے خلاف جدوجہد کرنے والے پاکستان اور کشمیر کے دلیر عوام کی امداد کی جائے۔ انڈونیشیا کی "امن کمیٹی" کی طرف سے بھارتی حکومت کے نام ایک تار میں کہا گیا کہ بھارت کے مذموم اقدام نے ایک مرتبہ پھر یہ ظاہر کردیا ہے کہ بھارت کشمیری عوام کو دبانے کی کوشش کر رہا ہے" جکارتہ کو آپریشن اسمبلی" کی طرف سے ایک بیان میں کشمیر کے لوگوں کے شانہ بشانہ لڑنے کے لیے اپنی خدمات پیش کی گئیں۔ افرو ایشین جرنلسٹس ایسوسی ایشن کی جانب سے آزاد کشمیر اور پاکستان کی سرحدوں پر بھارت کی کھلم کھلا جارحیت کی شدید مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ شاستری حکومت کی اس عیارانہ اور بزدلانہ چال کا مقصد پچاس لاکھ کشمیریوں کو حقِ خود ارادیت سے محروم کرنا ہے اور کشمیر پر جابرانہ قبضہ برقرار رکھنا ہے۔ جس روز بھارت کے جہاز قصور اور سیالکوٹ کے نہتے شہریوں پر بمباری کر رہے تھے عین اسی روز جکارتہ میں چالیس لاکھ افراد بھارتی جارحیت کی مذمت میں مظاہرہ کر رہے تھے۔ اور انڈونیشیا کی سب سے بڑی دینی جماعت نہضتہ العلماء کے مرکز سے اپنی شاخوں کو یہ ہدایات بھیجی جارہی تھیں کہ وہ پاکستان کے لیے رضا کار بھیجنے کے لیے تیار رہیں۔ دوسری سیاسی اور دینی تنظیموں کی طرف سے بھی رضا کار بھیجنے کی پیش کش کی گئی۔ الغرض انڈونیشیا کی تمام انجمنوں اور اخبارات اور سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کی طرف سے پاکستان کی حمایت اور بھارت کی مذمت میں جس جوش کا مظاہرہ کیا گیا اس کی وجہ سے انڈونیشیا کے اندر بسنے والے ہندوؤں کے لیے یہ زمین اس قدر تنگ ہو گئی کہ انہوں نے سروں پر جناح کیپ پہننا شروع کر دی تاکہ دیکھنے والا انہیں پاکستانی شہری سمجھے۔

ترک عوام اور ترک حکومت نے بھی ایک اسلامی ملک کی تائید و حمایت میں اپنی تاریخی

روایات کو زندہ کر دیا ہے۔ ترکی کی تمام سرکردہ پارٹیوں کے زعماء نے انقرہ میں پاکستانی سفیر سے ملاقات کی۔ اور انہیں یقین دلایا کہ ترکی کے تمام مسلمانوں کی ہمدردیاں پاکستانی بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ اور ترکی پاکستان کی پوری مدد کرے گا۔ پیپلز ریپبلکن پارٹی کے قائدین کی طرف سے کہا گیا کہ پاکستان پر بزدلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ کشمیر پر پاکستان کا پورا پورا حق ہے۔ ہم پاکستان کے ہر دکھ سکھ میں شریک ہیں۔ پاکستان پر جو مصیبت بھی آئے گی ترکی کا ہر گھر اُسے اپنی مصیبت سمجھے گا۔ ترکیہ کے مشہور سیاسی لیڈر اکبر علی جان نے کہا "اپنے ہمسایہ بھائی پاکستان پر جارحانہ حملہ سے ترکی کے باشندوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ ہماری حکومت اس سلسلہ میں ٹھوس قدم اٹھانے والی ہے"۔ ترکی صحافت نے بھی پاکستان کی پوری پوری حمایت کی۔ استنبول کے ممتاز جریدہ "استقلال" نے اپنے ایک شمارہ میں پاکستانی بھائیوں کے نام ایک پیغام میں کہا: "آپ نے ۱۹۱۱ء کی جنگ طرابلس، ۱۹۱۲ء کی جنگِ بلقان، پہلی جنگِ عظیم اور ہماری جدوجہد آزادی میں ہماری جو اعانت کی ہے ہم نے اُسے فراموش نہیں کیا ہے۔ ترکی کے مسلمان آپ کے ساتھ ہیں"۔ پاکستان پر حملہ کے ایام میں ترکی کے ایک حصّے سے لے کر دوسرے حصّے تک پاکستان کی حمایت میں زبردست مظاہرے ہوئے۔ مشہور تاریخی مسجد جامع سلطان احمد کے سامنے یونیورسٹی کے طلبہ وطالبات کا ایک تاریخی اجتماع ہوا۔ اس اجتماع میں روس، امریکہ، برطانیہ اور دوسرے سفارت خانوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔ ترک طلبہ کے رہنماؤں نے پُرجوش تقریریں کیں۔ اس جلسہ میں ایک طالب علم نے یہ نظم پڑھی: "اے اللہ، پاکستان کو کشمیر میں ایسی ہی فتح عطا فرما جیسی ہمیں ازمیر (سمرنا) میں ہوئی تھی"۔ مجمع آمین اور زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ مقررین نے اپنی تقریروں میں کہا کہ ترکی اور پاکستان یک جان دو قالب ہیں۔ دونوں کے قلب ایک ساتھ دھڑکتے ہیں۔ ترک پاکستانیوں کو کبھی نہیں بھول سکتے جو ہر مصیبت میں ترکوں کے کام آتے رہے ہیں۔ قبرص کے مسئلہ میں بھی ترکیہ کو پاکستان کی پوری پوری حمایت حاصل رہی ہے۔ ترکی کے پچاس ہزار جوانوں نے پاکستان کو اپنی رضاکارانہ خدمات پیش کیں۔ جلسے کے خاتمہ کے بعد ہجوم

ایک بہت بڑے جلوس کی شکل میں مختلف بازاروں اور سڑکوں کا گشت کرتا رہا۔ جلوس نے بیشمار کتبے اٹھا رکھے تھے جو فتح کے دعائیہ نعروں سے مرقوم تھے۔ بعض کتبوں پر تصویروں سے پاکستان کو ایک مسجد اور بھارت کو ایک خشمناک گائے سے تشبیہ دی گئی تھی جو مسجد میں گھسنے کے لیے مجنونانہ طور پر سر پھوڑ رہی تھی۔ ترکی کی تمام مساجد میں پاکستان کی فتح و نصرت کے لیے دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔ یوم پاکستان کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مزار پر ترک مرد اور خواتین نے رو رو کر پاکستان کی نصرت و کامرانی کے لیے دعائیں کیں۔ اخبارات، سیاسی جماعتیں، ادبی اور ثقافتی انجمنیں، ہر کوئی اس جذبہ سے سرشار ہے کہ پاکستان کی مدد کی جائے۔ جب انہیں پاکستان کی بہادر فوجوں کی فتحمندی کی خبریں پہنچیں تو وہ جوش سے بے قابو ہو جاتے۔

ایران کے عوام بھی انڈونیشیا اور ترکی کے عوام کے نقشِ قدم پر چلے ہیں۔ ایران کے نامور اخبارات مثلاً اطلاعات، تہران جرنل، پیغام امروز، ندائے مردم، کیہان، ڈپلومیٹ اور دوسرے جرائد و مجلات مجاہدینِ کشمیر اور عساکرِ پاکستان کو زبردست خراجِ تحسین پیش کر چکے ہیں۔ اور بھارتی جارحیت کی مذمت اور پاکستان کی حمایت میں اس امر کا عملی ثبوت پیش کر چکے ہیں کہ ایران پاکستان کا حقیقی بھائی، مخلص دوست اور وفاشعار حلیف ہے۔ ایران کے سب سے بڑے مذہبی مرکز قُم کے مشائخ اور روحانیوں کی جانب سے بذریعہ تار پاکستان کے لوگوں کی حمایت کی جا چکی ہے۔ علمائے قُم کی طرف سے شیخ محمد الصادق روحانی نے ایک تار میں جو موصوف نے ایران میں پاکستانی سفارت خانے، لاہور کے شیعہ رہنماؤں اور جماعت اسلامی کے امیر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کو بھیجا ہے، یہ کہا کہ "پاکستان پر ہندوستان کا جارحانہ حملہ اور کشمیر پر غاصبانہ قبضہ حوزہ علمیہ (قم) کے علماء مشایخ، قم کے عوام اور مسلمانانِ ایران کے لیے شدید رنج کا موجب ہوا ہے۔ ہم اس اقدام کی مذمت کرتے ہیں اور مجاہدینِ کشمیر کے جہادِ مقدس سے پوری ہمدردی اور تائید کا اظہار کرتے ہیں۔"

اُردن کی حکومت اور عوام نے پاکستان کی حمایت کا واضح موقف اختیار کر کے عرب لیگ کے ادارے کے سامنے ایک قابلِ تقلید مثال پیش کی ہے۔ اُردن کے وزیر اعظم جناب وصفی التل نے ایک تقریب میں کہا کہ پاکستان نے ہمیشہ فلسطین کے مسئلہ میں عربوں کا ساتھ دیا ہے۔ اور اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس حمایت کا کچھ نہ کچھ بدلہ چکائیں۔ اُردن کے پریس نے پاکستان کی خبروں کو اس طرح سے شائع کیا گویا بھارت نے پاکستان پر حملہ نہیں کیا بلکہ اردن پر کیا ہے۔ اُردن کے مدیرانِ جرائد کے صدر جناب محمود الشریف، جو روزنامہ المنار کے ایڈیٹر اور مصر کے سابق اخوانی رہنما ہیں، نے اعلان کیا کہ اُردن کا پورا پریس پاکستان کے ساتھ ہے۔ اخوان المسلمون اُردن کے جنرل سکرٹری عبد الرحمٰن خلیفہ ایک تار کے ذریعہ پاکستان کی حمایت کر چکے ہیں۔ اور تمام عرب حکمرانوں سے بھی بذریعہ تار پاکستان کی حمایت کی اپیل کر چکے ہیں۔ بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ میں پانچوں وقت پاکستان کی فتح و نصرت کے لیے دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔ قبۃ الصخرہ کے مقام پر جہاں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تھی اُردن کے امور شرعیہ کے قاضی القضاۃ شیخ عبد اللہ غوشہ نے شہدائے پاکستان کے لیے نماز جنازہ ادا کی۔ اور پیغمبروں کے مزاراتِ مقدسہ کے مجاور محمد علی الجابری نے افواجِ پاکستان کو صلوٰۃ الجہاد پڑھانے کی خواہش کا اظہار کیا۔

سوڈانی عوام کی طرف سے پاکستان کی حمایت و تائید میں ملک گیر آوازیں بلند ہوئی ہیں۔ سوڈان کی مقبول ترین سیاسی جماعت "حزب الامہ" نے، جو اس وقت سوڈان کی حکومت میں بھی شریک ہے، مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کی تمام تجاویز کی حمایت کی ہے۔ خرطوم نیوز سروس نے سوڈان کی مختلف سیاسی جماعتوں کے بیانات شائع کیے ہیں۔ سوڈان کے اسلامک چارٹر فرنٹ نے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اسلامی مسئلہ ہے اس لیے فرنٹ اس بارے میں پاکستان کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ اسلامک چارٹر فرنٹ، جو سوڈان کی جماعت اخوان المسلمون اور دوسری سیاسی و مذہبی جماعتوں کے اتحاد سے وجود میں آیا ہے، کے جنرل سکرٹری

ڈاکٹر حسن ترابی نے کراچی پہنچ کر حکومتِ پاکستان کو اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ فرنٹ کے آرگن روزنامہ المیثاق نے اپنے ادارتی تبصرے میں لکھا ہے کہ برِصغیر کی آزادی کے فوراً بعد بھارت نے قوت کے بل پر کشمیر پر قبضہ کر لیا۔ کشمیری رہنماؤں کو گرفتار کر لیا اور رائے شماری کے انعقاد کی تمام کوششیں مسترد کر دیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ بھارت صرف طاقت کی زبان سمجھتا ہے اس لیے پاکستان بھی بھارت کے خلاف یہی زبان استعمال کرنے پر مجبور ہوا ہے۔ المیثاق نے پاکستان کے اس نقطۂ نظر کی پرزور تائید کی کہ کشمیر میں بین الاقوامی نگرانی میں رائے شماری کرائی جائے۔ سوڈان کی ایک اور ملک گیر تنظیم "انصار سنّتِ محمدیہ" جہادِ پاکستان کے لیے مالی خدمت کی پیش کش کر چکی ہے اور اس کے رضا کار جہاد میں شرکت کے لیے پاکستان کے اشارے کے منتظر ہیں۔ انصار سنّتِ محمدیہ کے صدر شیخ محمد ہاشم ہدیہ، جو مؤتمر کراچی میں سوڈان کی نمائندگی کر چکے ہیں، بھارت کو مذمت کے تار اور خطوط بھجوا چکے ہیں اور اپنی حکومت سے بھی حمایتِ پاکستان کا پرزور مطالبہ کر چکے ہیں۔ اخوان المسلمون سوڈان کے رہنما رشید طاہر نے جو سوڈان کی قانون ساز اسمبلی کے رکن اور سابق وزیرِ انصاف ہیں، بھارتی جارحیت پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے کہ کشمیر صرف کشمیری عوام یا پاکستان کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ پورے عالمِ اسلام کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ بھارت نے کشمیر میں ناحق خون بہایا ہے اور پاکستان پر جو حملہ کیا ہے اس کا کوئی قانونی یا اخلاقی جواز موجود نہ تھا۔ سوڈان کے سب سے بڑے مذہبی حلقے سلسلہ مہدیہ کے پیشوا اسید ہادی المہدی نے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان مستقل امن کا واحد طریقہ یہ ہے کہ کشمیر میں اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے مطابق رائے شماری کرائی جائے۔

لبنان میں اخوان المسلمون کی تنظیم نے، جس کا نام الجماعۃ الاسلامیہ ہے، سفیرِ پاکستان مقیم بیروت کو تار دیا جس میں پاکستان کی پرزور حمایت کی یقین دہانی اور بھارت کے ناپاک عزائم کی مذمت کی۔ لبنان میں پاکستانی سفیر سے ایک لبنانی وفد نے ملاقات کی۔ وفد نے سفیرِ پاکستان سے کہا کہ تمام اسلامی ممالک کے عوام پاکستانی افواج کے شانہ بشانہ جہاد میں حصہ لینے کے لیے تیار

ہیں۔ اس وفد میں الجاعۃ الاسلامیہ کے جنرل سکرٹری فتحی یکن مؤتمر اسلامی کے بانی اور عراق کے اخوان المسلمون کے لیڈر شیخ محمد محمود صواف میونسپل کونسل مکہ مکرمہ کے صدر نامور اخوانی صحافی صالح محمد جمال مفتی اعظم لبنان کے نمائندے شیخ عبداللہ اور دوسرے دانشور شامل تھے۔ الجاعۃ الاسلامیہ کا مرکز شمالی لبنان کے شہر طرابلس میں ہے۔ اس شہر کی تمام آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ الجاعۃ الاسلامیہ کے رضاکاروں نے اس شہر کے اندر ایک اجلاس منعقد کیا اور پاکستان کو اپنی خدمات پیش کیں۔ طرابلس کے علماء و فضلا کا ایک وفد بیروت میں پاکستانی سفیر سے ملا اور بھارت کے جارحانہ حملے کی شدید مذمت کی اور اپنے غیر مشروط تعاون کا یقین دلایا۔ اِس وفد نے، جس کی قیادت طرابلس کے نامور عالم دین شیخ سلیمان بردوی کر رہے تھے، صدر پاکستان کے نام ایک پیغام بھیجا جس میں بتایا کہ طرابلس کے ہزاروں مسلمان اپنے پاکستانی بھائیوں کے شانہ بشانہ جہاد میں حصّہ لینے کے لیے اور کفر کی طاقتوں کو کچلنے کے لیے بے چین ہیں۔ ویسے تو لبنان کے طول و عرض میں پاکستان کے لیے بے پناہ جذباتِ محبت و عقیدت پائے جاتے ہیں لیکن علمائے طرابلس نے پاکستان دوستی کی ایک اور نادر مثال پیش کی۔ انھوں نے اپنے فتووں میں پاکستان کے جہاد کو جہادِ اعظم قرار دیا۔ بھارتی سفارت خانے کے نمائندوں نے ان علماء سے ملاقات کی خواہش کی تو اسے مسترد کر دیا اور جب بھارتی نمائندے خود ان کے مکانات پر حاضر ہوئے تو ملاقات سے انکار کر دیا۔

سعودی عرب کے عوام و خواص نے پاکستان کی فتح و نصرت کے لیے جس محبت و اخوت کا اظہار کیا ہے اس کی مثال ملنا محال ہے۔ جب پاکستان پر حملہ ہوا تو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، جدہ، طائف، ریاض اور دوسرے مقامات پر یوں معلوم ہوتا تھا گویا پاکستان پر نہیں بلکہ سعودی عرب کی مقدس سرزمین پر حملہ ہو گیا ہے۔ سعودی علماء نے باقاعدہ یہ فتویٰ دیا کہ پاکستان کا جہاد ویسا ہی جہاد ہے جیسا کہ بدر، اُحد اور حنین کا جہاد تھا اور شہدائے پاکستان کا وہی درجہ ہے جو بدر و اُحد کے شہداء کا تھا۔ سعودی عرب کے شعر و ادب کے حلقوں اور صحافیوں نے جہاد

پاکستان کا پورا پورا ساتھ دیا ہے۔ پاکستان کی فتح و نصرت کے لیے کعبۃ اللہ اور روضۂ رسول کے پاس لوگ گھنٹوں گڑگڑا کر دعائیں کر رہے ہیں۔ حرمین کے امام نمازوں میں پاکستان کی کامیابی کے لیے اجتماعی دعائیں کر رہے ہیں۔ لوگوں کے جذبات کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی شخص پاکستان کے خلاف لب کشائی کرتا ہے تو اس کی پٹائی کر دیتے ہیں۔ جدہ کے بھارتی سفارت خانے کے فسٹ سکرٹری کے ساتھ یہ صورت پیش آچکی ہے۔ سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ محمد بن ابراہیم اور مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر شیخ عبدالعزیز بن باز نے علماء کی ایک خصوصی میٹنگ میں اہلِ ملک سے پاکستان کی دل کھول کر امداد کرنے کی اپیل کی ہے۔ سعودی عوام نے مختلف شہروں میں فنڈ جمع کرنے کی کمیٹیاں تشکیل کر لی ہیں۔ صرف جدہ سے تین لاکھ تیس ہزار ریال سعودی کی امداد پاکستان کو بھیجی جا چکی ہے۔ مکہ مکرمہ کے دیندار، خلیق اور نیک نفس گورنر امیر مشعل بن عبدالعزیز جو شاہ فیصل کے بھائی ہیں، خود پاکستان پہنچ کر جہاد میں شرکت کی تمنا کر چکے ہیں اخوان رہنما مقیم مکہ مکرمہ شیخ عشماوی احمد سلیمان اور ان کے ساتھی مالی امداد فراہم کرنے میں سعودی اور پاکستانی حلقوں کے دوش بدوش کام کر رہے ہیں۔ اس امر کی اطلاع موصوف نے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کو ایک خط کے ذریعہ دی ہے۔ شیخ عشماوی حرم مکہ میں روزانہ شام کو کشمیر اور پاکستان کے جہاد کے موضوع پر تقریریں کر رہے ہیں۔

مکہ مکرمہ کی اسلامی تنظیم رابطۂ عالم اسلامی نے بھی اپنے فرض کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ رابطہ کی طرف سے ۴۲ اسلامی ملکوں کے سربراہوں کو یہ اپیل بھیجی گئی ہے کہ وہ پاکستان کے تحفظ اور بھارت کی جارحیت کے انسداد کے لیے پاکستان کی اخلاقی اور مادی امداد کریں۔ یہ اپیل جن ممالک کو بھیجی گئی ہے اُن میں ملائشیا بھی شامل ہے۔ رابطہ نے کاسابلینکا میں منعقدہ عرب سربراہوں کی کانفرنس کے نام بھی ایک تار بھیجا اور پاکستان اور کشمیر کے حق خود ارادیت کی حمایت کا مطالبہ کیا۔ رابطہ کے سکرٹریٹ میں مکہ اور دوسرے مقامات کے نمایاں اصحاب جمع ہوئے اور ایک نمائندہ اجلاس میں پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا گیا ہے۔ رابطہ دنیائے اسلام کی

ایک نمائندہ تنظیم ہے اور ایشیا کے علاوہ افریقیہ کی آزاد مسلم ریاستوں کی نمائندگی کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کی مسلم اقلیتوں کی نمائندگی بھی کرتی ہے۔

عراق، کویت، قطر اور خلیج عربی کی دوسری عرب ریاستوں کے مسلم عوام کا بھی یہی حال ہے۔ ہر جگہ پاکستان کی حمایت میں جذبات کا ایک سمندر موجزن ہے۔ عراق کے مجاہد اعظم شیخ امجد الزہاوی، جو عراق کے سابق چیف جسٹس (امورِ شرعیہ) اور رابطۂ علمائے عراق کے صدر ہیں، ان تمام عرب سربراہوں سے جہادِ پاکستان کی حمایت و تائید کا مطالبہ کر چکے ہیں جو کاسابلینکا کی کانفرنس میں شریک ہوئے تھے۔ شیخ زہاوی نے صدر پاکستان کے نام اپنے خط میں لکھا ہے کہ دنیا کے تمام مسلمان پاکستان پر بھارت کے حملے کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ شیخ امجد الزہاوی قیامِ پاکستان کی تحریک کی بھی عرب دنیا میں پُرزور حمایت کرتے رہے ہیں۔ عراق اور کویت کا پورا پریس پاکستان کی تائید و حمایت کر چکا ہے۔ عراق کے نامور اسلام پسند صحافی حیدر ظٰہٰ الفیاض ایڈیٹر الفجر الجدید نے جہادِ پاکستان میں حصہ لینے کی اجازت مانگی ہے۔ کویت کے اخبار "الکویت" نے لکھا ہے کہ آنجہانی وزیراعظم نہرو نے بھی جو قوموں کے حق خودارادیت کے مدعی بنتے تھے کشمیر میں استصواب کرانے سے انکار کر دیا تھا۔ کویت کے ایک اور جریدہ "صوت الخلیج" نے لکھا ہے کہ کشمیر کے مسئلے کے حل کا دارومدار کشمیری عوام پر ہے۔ یہ مسئلہ انہی کی مرضی کے مطابق حل ہونا چاہیے۔ ایک اور اخبار "العالم الملکی" نے اوتھان کے مشن پر نکتہ چینی کی۔

شام کے ایک ممتاز عالمِ دین اور شام کی عربک اکیڈیمی کے شعبۂ اسلامیات کے صدر شیخ بہجت البیطار نے مولانا مودودی کو جو خط لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملے سے پورے شام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور علماء اور مشائخ بھارت کی مذمت اور پاکستان کی حمایت میں متواتر تقریریں کر رہے ہیں۔ علماء کی جماعت نے شامی عوام سے پاکستان کی مالی امداد کی بھی اپیل کی ہے۔ شیخ بہجت البیطار نے یہ بھی لکھا ہے کہ دمشق کے علماء کا ایک نمائندہ وفد تمام عرب اور مسلم ممالک کے سفارت خانوں میں گیا اور اس نے بھارتی جارحیت کے

خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا اور انہیں بتایا کہ پاکستان پر حملہ تمام عالمِ اسلام پر حملہ ہے۔ وفد نے سفارت خانوں کے سربراہوں پر زور دیا کہ وہ اپنی حکومتوں کو شامی عوام کے جذبات سے آگاہ کر دیں اور اقوامِ متحدہ پر بھی زور دیں کہ وہ مسئلہ کشمیر کو اپنی سابقہ قراردادوں کے مطابق حل کرے۔ اس وفد نے جس کے قائد شام کے مفتی اعظم شیخ احمد کفتارو تھے اُن ممالک کے سفارتی نمائندوں سے بھی ملاقات کی جنہوں نے پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا ہے اور اس حمایت پر انہیں مبارکباد دی۔ مفتی اعظم نے صدرِ پاکستان کے نام ایک تار بھی ارسال کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ شام کے مسلمان پاکستان کے جہاد میں شرکت کے لیے تیار ہیں۔ شام میں لاتعداد مسلمانوں کی تحریری درخواستیں موصول ہو رہی ہیں جن میں یہ پیش کش کی گئی ہے کہ ان کے نام پاکستان کی فوج میں درج کیے جائیں۔ دمشق کے علماء نے اپنی حکومت سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ کشمیری عوام کے حقِ خود ارادیت کی حمایت کرے۔ شام کی جمعیتہ العلماء کے صدر شیخ مکی الکتّانی نے بھی پاکستان کے سفیر سے ملاقات کی اور کہا کہ: شام کے علماء پاکستان کے جہاد میں شریک ہونے کے لیے بے تاب ہیں۔ شیخ نے کہا وہ مسلمان پہلے ہیں اور عرب بعد میں۔ پاکستان اس وقت بھارت کے خلاف جو جنگ لڑ رہا ہے وہ تمام مسلمانوں کی جنگ ہے۔ شیخ مکی الکتّانی رابطۂ عالم اسلامی کی مجلسِ تاسیسی کے بھی رکن ہیں۔

مراکش کی استقلال پارٹی نے جہادِ پاکستان اور کشمیر کے حقِ خود ارادیت کی مکمل تائید کا اعلان کیا ہے۔ استقلال پارٹی کے سربراہ علّامہ علال الفاسی نے ایک جلسۂ عام میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان ایشیا کے اندر دنیائے اسلام کی رُوح اور ملّت اسلامی کی جہد للبقا کا عکاس ہے۔ اور ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو جنگ جاری ہے یہ اُسی نوعیت کی جنگ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور سامری کے درمیان ہوئی تھی۔ یعنی وہ جنگ جس کا ایک فریق گائے کو ذبح کر کے کھانے والا تھا اور دوسرا گائے کا پجاری۔ اور آج وہ انسانی تہذیبیں جو مسیحیت، یہودیت اور اسلام کی نمائندگی کرتی ہیں ایشیائی سامریوں کے مقابلے کی آزمائش سے دوچار ہیں۔ موصوف نے اس جنگ کو نظریاتی جنگ قرار دیتے ہوئے یہ دلیل پیش کی ہے کہ جس طرح

پاکستان ایک نظریہ کی اساس پہ وجود میں آیا ہے، اسی طرح برما اور لنکا بھی نظریات کی اساس پر وجود پذیر ہوئے ہیں لیکن ہندوستان کے رہنما برما اور لنکا کے قیام پر کوئی اعتراض نہیں کرتے جب کہ پاکستان کے معاملے میں وہ تخریب پسندانہ ذہنیت رکھتے ہیں۔ علامہ علال الفاسی نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے، لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ اگر کوئی طاقت اس پاک سرزمین پر حملہ آور ہو تو ہم اس کی مدافعت کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔ علامہ علال الفاسی نے ترکی، ایران اور انڈونیشیا کی تعریف کی کہ ان ملکوں نے اپنے داخلی نظام اور خارجی سیاست کے اختلاف کے باوجود پاکستان کی حمایت و تائید کی ہے۔ اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ روحانی رابطہ دلوں کے اندر اس قدر مستحکم ہے کہ ظاہری اختلافات اس کے ظہور میں حارج نہیں ہو سکتے۔ استقلال پارٹی کے صدر نے تقریر کے آخر میں کہا: ہم مسلمان ہونے کی حیثیت سے، عرب ہونے کی حیثیت سے، پُرامن ہم وجودیت کے حامی ہونے کی حیثیت سے، افریشیائی اتحاد کے علمبردار ہونے کی حیثیت سے عرب حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حملہ آور قوت کو روکا جائے اور اسلامی ممالک کے تحفظ و استقلال کو قابلِ تقدیس قرار دیا جائے۔ موصوف نے اپنی پارٹی کی طرف سے یہ یقین دلایا کہ یہ پارٹی خود ارادیت کے حق کے بارے میں کشمیری مسلمانوں کی پوری پوری حمایت کرتی ہے اور اس کا تمام تر تعاون و ہمدردی پاکستان کے ساتھ ہے۔ علال الفاسی نے تمام بہی خواہانِ انسانیت سے بھی یہی اپیل کی۔ موصوف کی یہ تقریر مراکش کے روزناموں میں چھپ چکی ہے۔

علال الفاسی مراکش کے جہادِ آزادی میں قابلِ قدر خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ موصوف عبدالکریم ریفی کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ جامعہ ازہر کے تعلیم یافتہ ہیں۔ بڑے آزمودہ کار سیاست دان، وسیع النظر عالم دین، اور شعلہ بیان خطیب ہیں۔ متعدد علمی اور تاریخی کتابوں کے مصنّف ہیں۔ مراکش کی وزارتِ اوقاف و امور مذہبی کے منصب پر فائز رہ چکے ہیں۔ قاہرہ کی عربک اکیڈمی اور رابطۂ عالم اسلامی مکہ معظمہ کی مجلس تاسیسی کے ممبر ہیں۔

استقلال پارٹی موصوف جس کے صدر ہیں مراکش کی سب سے بڑی اسلامی اور قومی تنظیم ہے، یہ پارٹی مراکش کے اندر احیائے اسلام کے لیے کوشاں ہے۔ استقلال پارٹی نے نہ صرف خود جہادِ پاکستان کی حمایت کی ہے بلکہ مراکشی عوام سے بھی اس جہاد کی تائید کی اپیل کی ہے اور کاسابلینکا میں منعقدہ عرب سربراہوں کی حالیہ کانفرنس سے بھی بذریعہ تار پاکستان کی واضح حمایت کا مطالبہ کیا ہے۔ اسی مطالبے کا اعادہ عرب لیگ سے بھی کر چکے ہیں۔

علّال الفاسی کی مذکورۂ بالا تقریر اور استقلال پارٹی کا بیان استقلال پارٹی کی ایگزیکٹو کونسل کے ایک ممبر استاذ ابوبکر القادری نے مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی کو ارسال کیا ہے۔ استاذ ابوبکر القادری نے جو خود بھی نمایاں عالمِ دین، نوجوانوں کی انجمن احیائے اسلام کے صدر اور ماہنامہ "ایمان" کے مدیر ہیں، مولانا مودودی کے نام اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ وہ پچھلے سال ماہ مارچ میں بنڈونگ کی اسلامی کانفرنس میں شریک تھے اور اس کانفرنس میں انہوں نے عالمِ اسلامی کے دوسرے مسائل کے ساتھ کشمیر کا مسئلہ بھی اٹھایا تھا۔ اسی طرح حج کے موقع پر مکہ معظمہ میں جو عالمگیر اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس میں انہوں نے کشمیر کے حقِ خود ارادیت کے لیے مؤثر قرار داد منظور کرانے کے لیے پوری تگ و دو کی تھی۔ استاذ ابوبکر القادری نے لکھا ہے کہ کشمیر اور پاکستان کا مسئلہ آج کل مراکش اور شمالی افریقہ کے تمام مسلمانوں کے دل و دماغ پر چھایا ہوا ہے اور یہاں کی تمام جماعتوں نے اسے اوّلین اہمیت دے رکھی ہے۔ مسلم عوام کی تمام ہمدردیاں اور دعائیں پاکستان کے ساتھ ہیں۔

تونس اور الجزائر کی حکومتوں کی طرف سے بھی کشمیر کے حقِ خود ارادیت کی حمایت کا اعلان ہو چکا ہے۔ قاہرہ کی حکومت کا موقف اگرچہ مبہم رہا ہے لیکن قاہرہ کے بعض اخبارات پاکستان اور کشمیر کی حمایت کرتے رہے ہیں۔ ازہر کے ریکٹر شیخ حسن مامون پاکستان کی کامیابی کی دعا کر چکے ہیں۔ لنکا کی اسلامی جماعت نے بھی حمایت کی ہے۔ بلکہ ہمیں یقین ہے کہ ملائشیا کے مسلم عوام کی ہمدردیاں بھی ہمارے ساتھ ہیں اور وہ یقیناً اپنی حکومت کے احمقانہ موقف کا ماتم کر رہے ہونگے۔

نائیجیریا کے عوام نے بھی پاکستانی جہاد کی حمایت کی ہے۔ نائیجیریا کی اسلامی تنظیموں "نصر الاسلام پارٹی اور "مسلم کونسل آف نائیجیریا" کے زیر اہتمام متعدد تقریبوں میں پاکستان کی فتح و نصرت کے لیے دعائیں کی گئیں۔ آتشیں اسلحہ کے ساتھ ساتھ پاکستان کی کامیابی میں دعاء کے اسلحہ نے بھی بہت کام کیا ہے۔ جس جمعہ کو بھارت کے طیارے فقیر یٹیے والا (قصور) اور سیالکوٹ اور سرگودھا کے شہریوں پر بم برسا رہے تھے عین اُس تاریخ کو کروڑوں بندگانِ خدا اپنے بھائیوں کے تحفظ کے لیے بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز تھے۔ حرمِ کعبہ میں دعائیں مانگی جا رہی تھیں، حرمِ نبوی میں آہ و بکا کا سلسلہ جاری تھا۔ حرمِ ابراہیمی (فلسطین) میں آنسو بہ رہے تھے۔ پیغمبروں کے مزارات پر خدا سے التجائیں ہو رہی تھیں۔ حضرت ابو ایوب انصاری (استنبول) کے مزار پر مرد و زن کے ہاتھ آسمان کی جانب اُٹھے ہوئے تھے۔ خرطوم اور دمشق دست بدعا تھے۔ نائیجیریا کی نصر الاسلام اور مسلم کونسل کے رہنما عوام کو دعاء کی تلقین کر رہے تھے۔ مشہد اور نجف اشرف میں گریہ و زاریاں ہو رہی تھیں ـــ ان اسلحہ کے ہوتے ہوئے پاکستان کو کون شکست دے سکتا ہے!

آخر میں ہم اس سلسلہ کی چند ایک تجویزیں بھی پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اوّلاً: حکومتِ پاکستان کے محکمہ اطلاعات نے جنگ کی جو دستاویزی فلم تیار کی ہے اُسے نمائش کے لیے عرب ممالک اور دوسرے اسلامی ملکوں میں ضرور بھیجا جائے۔ اس فلم کی کومنٹری کا عربی ترجمہ کیا جائے۔ عرب ممالک کے لیے یہ فلم پوری طرح تب ہی مؤثر اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے کہ اس کے تمام مناظر کی تشریح خود اُن کی اپنی زبان میں کی جائے۔ ثانیاً: جنگ کی تاریخ پر جو کتاب مرتب کی جا رہی ہے اُس کا ترجمہ بھی فی الفور عربی میں ہونا چاہیے۔ یہ کتاب انشاء اللہ مسلم اقوام کے نہ صرف حمایتِ حق کے جذبات کو دو آتشہ کرے گی بلکہ ان کی ایمانی اور اخلاقی تربیت کے لیے بھی نہایت کارگر ثابت ہو گی۔ ثالثاً: کشمیر کے مسئلہ پر ایک جامع اور مدلل کتاب تیار کی جائے۔ پاکستانی سفارت خانوں کی طرف سے اب تک اس مسئلہ پر جو لٹریچر چھپا ہے اُسے ہم نے دیکھا ہے۔ ہماری

ایماندارانہ رائے یہ ہے کہ وہ لٹریچر اپنی زبان اور اپنے مواد کے لحاظ سے قطعاً مؤثر نہیں ہے۔ ضرورت ہے کہ ایک ایسی مصوّر کتاب شائع کی جائے جس سے ایک عرب آسانی سے کشمیر کا مقدمہ، پاکستان کا موقف اور یو۔ این۔ او کے فیصلے سمجھ سکے۔ پاکستان کا موقف اس قدر صاف، واضح اور حق پر مبنی ہے کہ اگر سیاسی، اخلاقی، تاریخی اور جغرافی حیثیت سے اُسے سلجھی ہوئی زبان میں پیش کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ بھارت کے پروپگنڈے کی دال گل سکے۔ مسلم اقوام نے اگرچہ اب بھی کشمیر کے مسئلے میں پاکستان کی حمایت کی ہے لیکن اگر ان کو اس حمایت کے واضح دلائل بھی میسر آجائیں تو نہ صرف ان کے یقین و ایمان میں اضافہ ہوگا بلکہ وہ بھارت کے ایجنٹوں کا بھی منہ توڑ جواب دیتے رہیں گے۔ رابعاً، اس موقع پر اگر یہ ممکن ہو کہ مسلمان ممالک کے چیدہ چیدہ صحافیوں کو پاکستان کے دورہ کی دعوت دی جاسکے، تو ضرور دی جانی چاہیے۔ جب یہ لوگ یہاں آکر ایک طرف افواجِ پاکستان کی جرأت و بہادری کے کارناموں اور دوسری طرف بھارت کی وحشیانہ کارروائیوں کو دیکھیں گے اور اپنے تاثرات و مشاہدات اپنے عوام تک منتقل کریں گے تو انہیں پاکستان کی اخلاقی و ایمانی برتری کے ساتھ ساتھ بھارت کے ننگِ انسانیت ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہے گا۔ خامساً، عربی اور انگریزی زبان میں جلدی سے جلدی ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں تفصیل کے ساتھ یہ بتایا جائے کہ تقسیم کے زمانہ سے لیکر اب تک ہندوستان کی حکومت اور وہاں کے ہندو عوام نے مسلمانوں پر کیا کیا ظلم وستم ڈھائے ہیں۔ یہ داستان اگر مضبوط شواہد اور دستاویزی ثبوتوں کے ساتھ شائع ہو جائے تو انشاء اللہ بھارت مسلم ممالک میں منہ دکھانے کے قابل بھی نہ رہے گا۔ لیکن یہ خیال رہے کہ اِس طرح کی چیزیں جب تک عمدہ عربی زبان میں نہ لکھی جائیں گی، ان کو شائع کرنے سے کوئی خاطر خواہ فائدہ حاصل نہ ہو سکے گا۔